تنقید وتبصرہ

تلبیسِ ابلیس اردو (ابن الجوزیؒ) | مترجمہ مولانا ابو محمد عبدالحق اعظم گڑھی۔ صفحات ۴۶۷۔ کتابت، کاغذ، ڈسٹ کور، وغیرہ سب اچھے۔ قیمت ۱۰ روپے۔ ملنے کا پتہ: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ۔ کراچی۔ پاکستان۔

جب معاشرہ اعلیٰ ہو تو عام افراد بھی اچھے ہوتے ہیں اور اس کے فن کار خصوصیت سے بلند ہوتے ہیں۔ اور سوسائٹی ہی گھٹیا ہو جائے تو اس کے مختلف طبقات کے نمایاں راہنما بھی گھٹیا ہو جاتے ہیں۔ اہلِ اسلام جب بھی کبھی مائل بہ زوال ہوئے تو ہر طبقے میں ذہنی زوال بھی ساتھ ساتھ آیا۔ اصول کی گرفت ڈھیلی اور فروع پرستی میں شدت نمایاں ہوگئی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام و خواص سب کے ازہار و اعمال کرداؤں کا شکار ہو گئے۔ لیکن یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب بھی اسلامی سوسائٹی میں اس طرح کا زوال آیا ہے تو اسی سوسائٹی میں کچھ بے باک اور جرأتمند مردانِ حُر بھی پیدا ہوئے جنھوں نے امت کی کسی کمزوری کی نشاندہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور دنیا کا نہ کوئی خوف انھیں دبا سکا نہ کوئی لالچ انھیں خاموش کر سکا۔

اسی قسم کے مردانِ حق آگاہ میں امام جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی بھی ہیں جو عام طور پر ابن جوزی کے نام سے مشہور ہیں۔ مصلحین عام طور پر بدنام بھی ہوتے ہیں اور وہ لوگ خصوصاً انھیں بدنام کرتے ہیں جن پر ان مصلحین کی اصلاحی تحریک کی زد پڑتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اپنی کمزوریوں کی پردہ پوشی کا آسان نسخہ یہی ہے کہ دوسروں کو بدنام کرنا شروع کر دو۔ ایسے تماشے ہر دور میں ہوتے رہتے ہیں لیکن حق بات میں اتنا کچھ زور دروں ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی وقت اپنا سر نکال کر ہی رہتا ہے۔

چھٹی صدی ہجری میں مسلمان جس زوال سے دوچار تھے اس وقت امام ابن جوزی ...... ۵۰۸ھ سے ۵۱۲ھ کے درمیان بغداد میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں وفات پائی۔ یہ دور وہ تھا جب کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا طوطی بول رہا تھا۔ حضرت شیخ کا زمانہ ۴۷۱ھ سے ۵۶۲ھ تک

ہے۔ اس سورج کے سامنے کسی کا چراغ جلنا مشکل تھا۔ لیکن امام ابن جوزی اپنے وفورِ علم و فضل کی وجہ سے اس وقت بھی خوب چمکے۔ ان کے مواعظ میں ہزاروں نہیں لاکھوں انسان شریک ہوتے تھے اور ہر وعظ کے بعد ہزاروں تائب ہوتے تھے۔ امام ابن جوزی اپنی خصوصیات میں کچھ منفرد بھی تھے۔ علامہ ابن تیمیہ تک ان کے معترف ہیں۔ اور ہزار سے اوپر ان کی تصانیف کی تعداد بتاتے ہیں۔ کوئی پونے تین سو تصانیف کی فہرست تو خود زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔ پھر تقویٰ اور تزکیہ کی بلندی بھی ایک مسلّم حقیقت ہے۔ یہ زیرِ نظر کتاب "تلبیسِ ابلیس" ان کی مشہور ترین تصانیف میں سے ہے جس میں انہوں نے پوری فصاحت کی ہے کہ شیطان کس طرح نیکی و تقدس کا لبادہ اوڑھ کر عوام و خواص کو اپنے دامِ فریب میں گرفتار کرتا ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر وہ کم علم یا جعلی صوفیوں پر برسے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ طبقۂ صوفیا ان سے ناراض ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے کسی طبقہ کو نہیں بخشا ہے۔ علماء، سلاطین، تاجر، محدثین، فقہاء، صوفیاء، عوام اور خواص کسی کو بھی تو انہوں نے نہیں چھوڑا ہے۔ بدعات کے یہ سخت دشمن تھے۔ اور اس کی خصوصی وجہ یہ تھی کہ ان کے عہد میں یہ بدعات اس حد تک بڑھ چکی تھیں کہ لوگ پیروں کے نام کی چوٹیاں رکھا کرتے تھے اور ان کے مواعظ کے اثر سے ہزاروں انسانوں نے یہ چوٹیاں کٹوا دیں۔

امام ابن جوزی بہرحال کوئی اور عام انسانی اور فکری کمزوریوں سے کوئی ماورا نہیں ہے۔ تلبیسِ ابلیس میں بھی کئی استدلالی کمزوریاں نظر آتی ہیں لیکن ہم ان کی نشاندہی کو "منصب بزرگان کی گستاخی مناسب" تصور کرتے ہیں۔ ان حضرات کے تصورات یا تصانیف کو دیکھتے وقت ایک ضروری نکتہ ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ حضرات وقت اور ماحول کی پیداوار ہوتے ہیں اور اپنے عصری تقاضوں کی شدت سے مجبور ہو کر کوئی بات کہتے ہیں۔ لوگ ان کی ہر بات کو ابدی و ازلی سمجھ کر یا تو ناراض ہو جاتے ہیں یا پھر اسی کو مستقل دین بنا لیتے ہیں۔ یہ دونوں انداز غلط ہیں۔ کسی انسان یا اس کی کارگزاری کی عظمت کا اندازہ کرنے کے لیے اسے اسی ماحول میں رکھ کر دیکھنا چاہیے جس میں وہ پیدا ہوا تھا۔ مثال کے طور پر یوں سمجھیے کہ حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ [illegible]

لینا اہم واجبات میں سے ہے۔" ظاہر ہے کہ یہ ایک وقتی تقاضا تھا اور وہ اب بھی ہو سکتا ہے لیکن خطبے کی صحت کا دار و مدار اس چیز پر نہیں۔ اسی طرح ایک دور ایسا بھی گزرا ہے جبکہ خلقِ قرآن کے مسئلے نے بڑی شدت اختیار کر لی لیکن یہ کوئی ضرور نہیں کہ آج بھی اس کی وہی اہمیت ہو۔ اُس دور کے آئمہ نے اس مسئلے میں جو شدت اختیار کی اور جو سختیاں جھیلیں وہ اُس دور کا ایک تقاضا تھا اور اس وقتی تقاضے کو پورا کرنا ان آئمہ کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے لیکن یہ کیا ضرور ہے کہ اس دور کی ہر بات آج بھی اسی شدت کے ساتھ مانی جائے۔

امام جوزی کی "تلبیس ابلیس" میں مستقل قدر یہ ہے کہ مکائد شیطانی سے ہر طبقے کو آگاہ کر دیا لیکن یہ کوئی ضروری نہیں کہ اس کی تمام جزئیات کو مستقل دین قرار دے دیا جائے۔ ابن جوزی کو اس ماحول میں رکھ کر دیکھیے جس کی وہ پیداوار تھے۔ اسی سے ان کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

نور محمد کارخانہ کتب تجارت نے جہاں بہت سی مفید تصانیف طبع کرائی ہیں وہاں ایک مفید خدمت یہ بھی کی ہے کہ "تلبیس ابلیس" کا اردو ترجمہ شائع کرا دیا ہے۔ ترجمہ غنیمت ہے۔ لفظی متابعت کی پابندی سے اکثر جگہ روانی میں فرق آ گیا ہے۔ ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ پڑھنے والا یہ محسوس کرے کہ اُسی زبان میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ یہ کمی ہر جگہ محسوس ہوتی ہے کہ ترجمہ، ترجمہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال مترجم کی کوشش قابلِ قدر اور محنت قابلِ داد ہے۔

"علمائے دین سے ایک اہم استفسار"

از مولانا تمنا عمادی۔ ۴۲ عبد العزیز۔ نواب گنج۔ ڈھاکہ ۱

یہ ایک سولہ صفحے کا مختصر سا رسالہ ہے جو ایک خاص آیت کی تفسیر میں لکھا گیا ہے اور وہ آیت یہ ہے: الطلاق مرتان الخ

ترجمہ: طلاق دو بار ہے اس کے بعد دستور کے مطابق روک رکھنا ہے یا دستور کے مطابق چھوڑ دینا۔ اور تمھارے لیے یہ حلال نہیں کہ تم انھیں جو کچھ دے چکے ہو اس میں سے کچھ لو بجز اس کے کہ زوجین کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ دونوں حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ایسی صورت میں اگر بیوی فدیہ دیدے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔